رسول کریم ﷺ کا مکی دور

ڈاکٹر ناصرالدین☆

سیرت المرسلین ﷺ کے مطالعے سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے روز و شب کو اعتدال کے ساتھ حقوق اللہ، حقوق العباد اور حقوق الذات کی ادائیگی کے لئے تقسیم کیا ہوا تھا۔

ہر نبی و رسول علیہ السلام کی روح چونکہ عالم ارواح ہی سے نوع نبی و رسول سے تعلق رکھتی ہے لہٰذا ولادت تا اعلان نبوت و رسالت اور دعوتِ دین متین تا وصال، ہر حال میں اس امور خیر ہی صادر ہوتے ہیں۔ غلطی یا گناہ یا حقوق کی پامالی کا صدور اس سے ممکن ہی نہیں ہوتا، کیونکہ انبیاء ورسل علیہم السلام معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں۔

ولادت تا بعثت:

سید الانبیاء المرسلین ﷺ کی ولادت باسعادت بقول علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون بارہ ربیع الاول، عام الفیل (ابرہہ کی چڑھائی) کے پچپن روز بعد مکۃ المکرمہ، عرب میں بوقت صبح بروز پیر ہوئی۔ (۱) سیرت النبی ﷺ الکامل میں عبدالملک ابن ہشام نے ۱۲ ربیع الاول عام الفیل بمطابق ۵۷۱ء تحریر کی ہے اور اکثر مورخین کا اسی پر اتفاق ہے۔ (۲)

آپ ﷺ کے والد حضرت عبداللہ، آپ کی ولادت سے قبل وفات پاچکے تھے اور آپ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب بھی اس وقت انتقال کر گئیں جب آپ کی عمر مبارک صرف چھ برس تھی، لہٰذا آپ کی کفالت آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے کی، لیکن

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، صدر شعبہ علوم اسلامیہ، سراج الدولہ گورنمنٹ کالج۔

وہ بھی صرف دو سال بعد (جب آپ عمر مبارک آٹھ برس ہوئی) وفات پا گئے لہٰذا آپ ﷺ کے چچا ابو طاہر زبیر اور ابو طالب عبد مناف نے آپ کی کفالت کی۔ (۳)

آپ کم سنی سے ہی خوش اخلاق تھے اور کسی کا حق مارنا تو کجا، اپنا حق بھی دوسروں پر ایثار کر دیتے تھے۔ بارہ برس کی عمر میں آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ شام کا پہلا تجارتی سفر کیا۔ دوران سفر بصرہ کے قریب ایک عیسائی راہب بحیرا کی خانقاہ میں قیام کیا۔ جس نے آپ ﷺ کو پہچان کر ہاتھ پکڑ کر کہا کہ ''یہ سید المرسلین ہیں''۔ (۴)

صرف چودہ برس کی عمر میں آپ ﷺ نے حقوق انسانی کے تحفظ کے لئے جو پہلا بڑا کام سرانجام دیا، وہ ''حرب فجار'' کا خاتمہ اور حلف الفضول میں شرکت کر کے جنگ کی فضا ختم کرنا تھا۔ (۵)

پچیس برس کی عمر تک آپ ﷺ کے اخلاق عظیمہ کی اتنی شہرت ہو چکی تھی کہ قریش مکہ آپ ﷺ کو ''صادق وامین'' کے القاب سے یاد کرنے لگے۔

حقوق کی ادائیگی اور معاملات کی درستگی کا شہرہ سن کر حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کو اپنا سامان تجارت دے کر شام لے جانے کی درخواست کی جو آپ ﷺ نے قبول فرمالی۔

کامیاب سفر سے واپسی پر جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ نے آپ ﷺ کی دیانت داری اور خوش کرداری کے بارے میں انہیں بتایا تو انہوں نے اپنی سہیلی نفسیہ کے ذریعے آپ کو نکاح کا پیغام دیا، جس کا مثبت جواب آپ نے میسرہ کے ذریعے بھجوایا۔ اس طرح پانچ سو طلائی درہم مہر پر آپ ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔ (۶)

جب آپ ﷺ کی عمر شریف پینتیس برس کی ہوئی تو تنصیب حجر اسود کے معاملے میں قبائل قریش میں اختلاف ہونے لگا۔ آخر امیہ بن مغیرہ کی تجویز پر کہ ''کل صبح جو بنو شیبہ کے دروازے سے پہلے داخل ہو وہی حجر اسود کی تنصیب کروائے گا''۔

دوسرے دن آپ ﷺ سب سے پہلے بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور حجر

اسود کو چادر میں رکھوا کر تمام سرداروں سے چادر پکڑوا کر مقام تنصیب تک پہنچوایا اور پھر اپنے دست مبارک سے اسے نصب فرمادیا۔اس طرح آپ ﷺ نے تمام سرداروں کے حقوق بھی ادا کئے اور خون خرابہ بھی روکا۔تاریخ اسلام میں اسے ''واقعہ تحکیم'' بھی کہا جاتا ہے۔(۷)

جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس برس ہوئی تو آپ نے غار حرا میں فکر و مراقبہ کا سلسلہ عبادت شروع کردیا۔اس دوران چھ ماہ تک آپ کو رؤیائے صادقہ دکھائی دینے لگے اور ایک روز ۹ ربیع الاول ۴۱ میلاد ۱۲ فروری ۶۱۰ء بروز پیر (دوشنبہ) آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی وحی سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات اقرا تا یعلم لے کر آئے۔(۸)

بعثت تا ہجرت:

بعثت یعنی نزول وحی و اعلان نبوت کے بعد عورتوں میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، مردوں میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور کمسنوں میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ہیں۔

سورۃ المدثر میں جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو اعلان نبوت کا حکم صادر فرمایا تو آپ نے پہلے قریبی لوگوں کو دعوت اسلام دی، جس پر چند اشخاص مشرف بہ اسلام ہوئے اور ''السابقون الاولون'' کے زمرے میں داخل ہوئے۔

۴ نبوی میں آپ کو جب اپنے خاندان والوں میں تبلیغ واشاعت دین کا حکم دیا گیا تو آپ نے ''دعوت ذوالعشیرہ'' دی، جس میں سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہ کے کسی نے آپ کی حمایت نہیں کی۔

اسی سلسلے میں آپ نے کوہِ صفا پر جب عام تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا تو اہل مکہ نے آپ پر مظالم ڈھانا شروع کردیئے۔کوئی سر پر کچرا پھینکتا تو کوئی راستے میں کانٹے بچھاتا، کوئی جان سے مارنے کی سازشیں کرتا تو کوئی برا بھلا کہتا۔مگر آپ ﷺ صبر و استقامت کا پیکر بنر

عفو درگذر کرتے رہتے۔ یہاں تک کہ ۵ نبوی میں ''ہجرت حبشہ'' کا حکم کیا اور پہلے بارہ مرد پانچ عورتوں نے ہجرت کی پھر ۸۳ مرد اور ۱۸ عورتیں حبشہ ہجرت کر گئے۔(۹)

۶ نبوی میں سید الشہداء حضرت امیر حمزہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے اسلام قبول کرنے کے بعد بھی مظالم کا سلسلہ کم نہیں ہوا اور مسلمانوں کے لئے جینا دوبھر ہوگیا۔

یکم مارچ محرم ۷ تا ۱۰ نبوی تک قریش مکہ نے ''خاندان بنی ہاشم'' کو شعب ابی طالب میں محصور رکھا۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حقوق کبھی معطل نہیں کیئے۔ اسی گھاٹی میں ۱۰ نبوی میں جناب ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے سال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''عام الحزن'' (غم کا سال) قرار دیا اور ان کی وفات کے بعد بھی ان کے دوستوں اور رشتے داروں کے حقوق ادا فرماتے رہے۔(۱۰)

اہل مکہ کے مظالم کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ہمت نہ ہاری اور ۱۰ نبوی میں محصوری شعب ابی طالب سے نجات حاصل ہونے کے بعد طائف کا سفر کیا اور وہاں دینِ اسلام کی دعوت دی۔ اہل طائف نے بھی آپ کے ساتھ برا سلوک کیا اور آپ پر پتھر بھی برسائے لیکن آپ نے انہیں بددعا نہیں دی۔(۱۱)

اسی سال ۲۷ رجب بروز پیر ۶۲۰ء کی شب آپ کو معراج حاصل ہوئی اور اللہ نے آپ کو مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک کی زمینی سیر کرائی پھر آسمانی سیر کراتے ہوئے اپنا قرب خاص اور دیدار عطا فرمایا۔(۱۲)

اتنا عروج حاصل ہو جانے کے بعد بھی آپ نے عاجزی وانکساری کو اپنا شعار بنائے رکھا اور اپنے مخالفین کی خدمت بھی جاری رکھی۔

آپ نے مکی دور میں جس طرح حقوقِ انسانی کی پاسداری کی اس کے نتیجہ میں بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ عقبہ بن معیط نے آپ کی گردن پر اونٹ کی اوجھڑی بحالتِ سجدہ ڈالی، لیکن آپ نے اسے کچھ نہیں کہا اور نہ کبھی کسی سے بدلہ لیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کو برا بھلا کہنے والی ایک بڑھیا کا سامان لاد کر اس کے گھر تک پہنچانا جس پر اس کا اسلام قبول کرنا اور کچرا پھینکنے والی عورت کی عیادت کرنے پر اس کا اسلام قبول کرنا مکی دور زندگی کے ایسے سبق آموز واقعات ہیں جن سے روشنی حاصل کر کے آج بھی امت مسلمہ اپنی عظمتِ رفتہ دوبارہ حاصل کر سکتی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے حال پر رحم فرمائے اور اس احقر سمیت تمام مسلمانوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہر مسلمان تکلیف و پریشانی کے عالم میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو زندہ کرتے ہوئے حقوق انسانی ادا کر سکے اور خدمت خلق کر سکے۔ (آمین)

ہر کہ اوخدمت کند مخدوم شد
ہر کہ اورا دید خود مرحوم شد

ہر شخص جو خدمت کرتا ہے (حقوق انسانی ادا کرتا ہے) اس کی خدمت کی جاتی ہے (اس کے حقوق ادا کئے جاتے ہیں) اور جو اپنے آپ کو دیکھتا ہے (خود غرض ہوتا ہے) وہ محروم رہتا ہے۔

حق ادا کرتا ہے جو انسان کا
اس کو عطیہ ملتا ہے رحمان کا

حواشی و حوالہ جات

۱۔ تاریخ ابن خلدون، کتاب ثانی/ مترجم: علامہ حکیم احمد حسین، مطبوعہ الہ آباد ۱۳۴۶ھ/ ج ۳

۲۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم/ عبد الملک ابن ہشام/ مترجم و مرتبہ: مولانا عبد الجلیل صدیقی و مولانا غلام رسول مہر/ اشاعت اول ۱۹۲۲ء، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور/ ص ۱۰۲

۳۔ طبقات ابن سعد/ محمد بن سعد کاتب الواقدی/ مترجم: مولانا عبد اللہ العمادی/ مطبوعہ مطبع عثمانیہ سرکار عالیہ، حیدر آباد دکن/ ج ۱، ص ۱۲۷ تا ۱۳۰۔ سن ندارد، ☆ المواہب اللدنیہ، اردو/ امام احمد بن محمد ابی بکر قسطلانی/ مترجم: مولانا عبد الجبار خان/ مطبوعہ کراچی سن ندارد/ ج ۱، ص ۱۷۵

۴۔ مدارج النبوت/ شیخ عبدالحق محدث دہلوی/ مترجم مولانا معین الدین نعیمی/ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ۱۹۷۰ء/ باب لڑکپن/ ص ۴۱، ☆ المواہب اللدنیہ اردو/ ایضاً/ ص ۲۰۳

۵۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم/ علامہ شبلی نعمانی/ بحوالہ سیرت ابن ہشام و سیرت رسول عربی، علامہ نور بخش توکلی/ مطبوعہ الکتاب لاہور، ۱۹۷۹ء/ ج ۱، ص ۲۸

۶۔ مدارج النبوۃ/ ج ۲، ص ۴۵، ☆ المواہب اللدنیہ/ ص ۱۹۷

۷۔ مدارج النبوۃ/ ص ۴۶، ☆ المواہب اللدنیہ/ ص ۱۹۸

۸۔ ایضاً/ ص ۴۹

۹۔ ایضاً/ ص ۶۱

۱۰۔ ایضاً/ ص ۷۲

۱۱۔ ایضاً/ ص ۷۳

۱۲۔ الجامع الصحیح البخاری/ امام محمد بن اسماعیل بخاری/ باب المعراج

پہلی وحی کے نزول کی تاریخ میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک ۲۷ر رجب اور بعض کے نزدیک ۱۷ رمضان ہے، اوران میں ترجیح ۸ر ربیع الاول کو دی جاتی ہے۔

اقراء

اسلامیات لازمی

برائے انٹرمیڈیٹ (سائنس، کامرس، آرٹس)

تصنیف

سرور حسین خاں

Oxford University Press

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس